روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 3-اکتوبر 2015ء 18 ذوالحج 1436 ہجری 3-اخاء 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 224

اللہ کی تلوار

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور سامنے سے مختلف لوگ گزر رہے تھے۔ خالد بن ولیدؓ گزرے تو آپ نے فرمایا خالد بن ولید اللہ کا بہت اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب مناقبخالد حدیث نمبر:3781)

اخلاق عالیہ صحابہ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ شروع میں جب نبی کریم ﷺ مدینہ آئے تو مخدوش حالات کی وجہ سے رات آرام کی نیند نہ سو سکے تھے۔ ایک رات آپؐ نے فرمایا کہ آج خدا کا کوئی نیک بندہ پہرہ دیتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ تب اچانک ہمیں ہتھیاروں کی آواز سنائی دی رسول کریم ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی میں سعد ہوں۔ فرمایا کیسے آئے عرض کیا مجھے آپ کی حفاظت کے بارہ میں خطرہ ہوا اس لئے پہرہ دینے آیا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے پہرہ دیا اور رسول کریم ﷺ آرام سے اس رات سوئے۔

(منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 71)

ہجرت کے بعد نبی کریم ﷺ کو اطراف مدینہ میں کچھ مہمات بھجوانے کی ضرورت پیش آئی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے پہلے حضرت حمزہؓ کے ساتھ ایک مہم میں شرکت کی سعادت پائی۔ اس کے بعد حضرت عبیدہؓ بن حارث کے ساتھ بھجوائی گئی ساٹھ افراد پر مشتمل مہم میں بھی آپ شریک تھے۔ اس موقع دشمن نے تیر برسائے۔ حضرت سعدؓ کو بھی اپنی تیراندازی کے جوہر دکھانے کا موقع ملا۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں پہلا عرب شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔

غزوہ بدر سے قبل رسول کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ کو بیس سواروں پر مشتمل ایک دستہ پر نگران مقرر کر کے خرار مقام پر بھجوایا۔ آپ کا مقصد قریش کے تجارتی قافلہ کا راستہ روکنا تھا۔ اس تجارتی قافلہ کا سارا منافع مسلمانوں کے خلاف خرچ کرنے کے عہد و پیمان تھے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضل سعدؓ، ابن سعد جلد 3 ص 141-140، اصابہ جز 3 ص 84)

حضرت سعدؓ کو بجا طور پر بدر میں شرکت پر فخر تھا۔ ان کے بیٹے عامر کہا کرتے تھے کہ حضرت سعدؓ مہاجرین میں سے فوت ہونے والے آخری صحابی تھے۔ وفات کے وقت انہوں نے اپنا نہایت بوسیدہ اونی جبہ منگوایا اور فرمایا ”مجھے اس میں کفن دینا کہ بدر کے دن مشرکوں سے مٹھ بھیڑ کے وقت میں نے یہی جبہ پہن رکھا تھا اور اس مقصد کے لئے آج تک سنبھال کے رکھا ہوا تھا۔“

(اسد الغابہ جلد 2 ص 392)

(بحوالہ سیرت صحابہ رسولؐ)

اپنے آپ پر احسان

حضرت مصلح موعود نے 1937ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

”دوستوں کو چاہئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا“۔

حضور کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔ کیا وہ الفضل کے خریدار ہیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 130 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 25 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ......مطبع: ضیاء الاسلام پریس ......مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ ......قیمت 5 روپے

رپورٹ: مکرم ناصر احمد محمود صاحب

بینن میں سیدنا مسرور بیت کا افتتاح

آے ہونتا Ayehounta گاؤں بینن کے کیپیٹل کوتونو سے 75 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ انیسویں صدی میں یہاں اسلام آیا اور کچھ لوگ مسلمان ہوئے۔ مگر قریب قریب خدا کا گھر یا معلم نہ ہونے کے باعث دین نام کا رہا اور آہستہ آہستہ شرک اور عیسائیت نے اپنے پاؤں جما لئے۔ عیسائیت کا فروغ یہاں سکولوں کی تعمیر اور چرچ بنانے اور دیگر فلاحی کاموں کی وجہ سے ہوا جو اگرچہ وقتی تھے مگر سرائیت کر گئے۔

2004ء میں مکرم معلم نورالدین صاحب اور مکرم مجیب احمد منیر صاحب مربی سلسلہ کی دعوت الی اللہ سے یہاں احمدیت کا پودا پہلی بار لگا۔ دور دراز اور دشوار گزار راستہ ہونے کے باعث تربیت میں آہستہ آہستہ یہ لوگ بڑھتے چلے گئے۔

کہتے ہیں کہ اس گاؤں کے لوگوں میں سے عصدق نامی خوب جوشیلا اور سرگرم رکن تھا۔ گھر گھر جا کر وعظ کرتا تھا۔ مالی طور پر کمزور تھا۔ اس گاؤں میں بیت کے حصول کے لئے اس نے گاؤں گاؤں جا کر کئی لوگوں سے مل کر کوشش کی مگر کوئی کوشش بر نہ آئی اور یونہی دل میں تڑپ لئے اس دنیا سے رخصت ہوا۔

امسال جماعت نے یہاں بیت تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا اور ماہ اپریل 2015ء میں اس بیت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس سنگ بنیاد کے موقع پر اس علاقہ کے احمدی بادشاہ بھی تشریف لائے اور سب نے دعا کے ساتھ اس بیت کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس گاؤں کے صدر جماعت مکرم آدورے نصیریو صاحب کے والد مرحوم یہاں کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ ان کی کوشش تھی کہ اپنی زندگی میں بیت کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لوں۔ مالی لحاظ سے اگر خاطر خواہ قربانی نہ بھی کر سکا تو مزدوری کروں گا تا خدا کا گھر تعمیر کرنے والوں میں میں بھی کسی طرح شمار ہوسکوں۔ بہرحال آج سے پانچ سال قبل وہ بیمار ہوئے اور وفات پا گئے۔ مکرم صدر صاحب بتاتے ہیں کہ وفات سے ایک دو روز قبل انہوں نے ہمیں بلوایا اور کہا کہ میری خواہش تھی کہ ہمارے گاؤں میں بیت تعمیر ہو اور میں اس میں خدمت کی توفیق پاؤں۔ اب لگتا ہے کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے۔ اگر میں مر جاؤں تو میرے گھر کے ساتھ جو زمین ہے اس میں سے بیت کے لئے پلاٹ دے دیا جائے اور میری تدفین کہیں دور نہ کی جائے۔ میری تدفین گھر کے ایک کونے میں کر دی جائے۔

چنانچہ گزشتہ سال جب اس گاؤں میں بیت کی تعمیر کا فیصلہ ہوا اور زمین ڈھونڈنے لگے تو محترم نصیریو صاحب اور ایک اور دوست نے ان کے بزرگوں کی خواہش کا اظہار کیا کہ اس غرض سے ان کی تدفین اس پلاٹ سے قریبی پلاٹ میں کی ہے۔ اس طرح انہیں بیت کی تعمیر کے لئے پلاٹ وقف کرنے کی توفیق ملی اور پھر بیت کی تعمیر کے لئے جس طرح نصیریو صاحب نے دوسرے خدام کے ساتھ مل کر بلکہ اس سے بھی زیادہ کام کیا وہ قابل تحسین ہے۔ یعنی بیت کی تعمیر کے لئے جس قدر پانی کی شروع سے آخر تک تعمیر کی ضرورت تھی وہ خود اپنی بیوی بچوں سمیت روزانہ ٹب سر پر اٹھا کر کئی کئی ڈرم دور سے پانی لا کر بھرتے تھے اور کسی ایک دن بھی مستریوں کو پانی کی کمی کا گلہ نہیں ہونے دیا۔ پلاٹ کے جس طرف بیت بنائی وہ نسبتاً گہرا تھا۔ اس میں ڈیڑھ میٹر تک بھرتی ساری فیملی نے کی۔ چھتوں تک جا کر بیت کے مزید بجٹ میں لکڑی خریدنے کی گنجائش نہیں تھی وہ بھی اس فیملی نے مکمل کی۔ دوران تعمیر تمام مزدوروں اور مستریوں کو دو وقت کا کھانا بھی اس گھر کو دینے کی توفیق ملی اور واقعۃً انہوں نے اپنے باپ کی خواہش کا خوب احترام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا سے نوازے۔

محراب سمیت 9.70 میٹر چوڑی اور 14 میٹر لمبی جس کے 11.5 میٹر اونچے دو منارے ہیں اس بیت کی تعمیر میں ممکن تھا کہ چار پانچ ماہ لگ جاتے۔ کیونکہ اس گاؤں تک سیمنٹ، سریا، ریت اور لکڑی پہنچانا بھی جوئے شیر لانا تھا۔ اس کا رستہ بہت دشوار گزار پتھریلا اور بڑے بڑے عجیب طرح کے کھڈوں والا ہے جس میں مال بردار گاڑیاں عموماً خراب ہو جاتی ہیں۔ ہماری گاڑی 4x4 کے بھی شاک اور سپرنگ جو خوب مضبوط تھے دو بار ٹوٹ گئے۔ مکرم امیر صاحب نے مئی کی میٹنگ میں بتایا کہ بینن میں ہونے والی انٹرنیشنل امن کانفرنس کے موقع پر مرکز کی طرف سے مکرم شریف عودہ صاحب امیر جماعت فلسطین اور مکرم محمد حاتم حلمی شافعی صاحب آ رہے ہیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو ان سے بیت کا افتتاح بھی کروا دیا جائے۔ ہمارے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوش نصیبی تھی۔

31 مئی کا دن افتتاح کے لئے منتخب ہوا۔ جبکہ ابھی بنیادوں سے اوپر کھڑکیوں تک بھی دیواریں نہ بنی تھیں۔ بس پھر اللہ کے فضل اور حضور پُرنور کی دعاؤں کے طفیل کام میں اس قدر تیزی آنے لگی کہ گاؤں والے اور آس پاس کے گاؤں والے بھی حیران تھے۔ اس علاقہ کے معلم مکرم نورالدین صاحب نے شب و روز ایک کیا ہوا تھا مزدوروں اور مستریوں کے پیچھے۔ بڑھئی دروازے کھڑکیاں بنانے میں سرگرم عمل۔ چنانچہ 20 دنوں میں ورکنگ ٹیم نے واقعی اس تعمیر کو مکمل کر دیا۔ افتتاح سے پانچ روز قبل رات کو بھی جنریٹر کرایہ پر لے کر روشنی کر کے کام کیا جاتا رہا۔ بالآخر 30 مئی کو پینٹر نے ساری بیت کو پینٹ کرنا شروع کر دیا اور 31 مئی کی صبح بارہ بجے پینٹ کا کام ختم ہوا اور ڈیڑھ بجے افتتاح عمل میں آیا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ سودابی کرستوف قریبی گاؤں کے ایک عیسائی نے اپنے چرچ میں کہا کہ میں احمدی ہوتا ہوں۔ میں اتنے سالوں سے مشرکوں سے عیسائی ہوا۔ مگر کوئی ترقی نہیں کوئی Evolution نہیں۔ وہ دیکھو احمدیوں نے 20 دنوں میں بیت کا افتتاح کر لیا۔ اس افتتاح کے لئے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے فلسطین اور مصر کے عرب بزرگان تشریف لائے۔

مہمانوں کا قافلہ ابھی بیت سے پندرہ سولہ کلومیٹر دور تھا کہ ایک احمدی خاتون جس نے ایک بچہ اپنے پیچھے باندھا ہوا اور دو چھوٹی بچیوں کو انگلی لگائے جا رہی تھی۔ جماعت کی گاڑیوں کو دیکھ کر سلام کرنے لگی۔ گاڑیاں روکی گئیں جناب شریف عودہ صاحب نے پوچھا کہ یہ کون ہے اور کہاں جا رہی ہے۔ اس نے بتایا کہ بوزوں گاؤں کی احمدی ہوں اور بیت کے افتتاح کے لئے جا رہی ہوں۔ پوچھا کیسے جاؤ گی تو کہنے لگی کہ چلی ہوئی ہوں پیدل پہنچ جاؤں گی۔ مکرم عودہ صاحب کو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا فرمانا یاد آ گیا کہ میرا خیال ہے کہ میں آپ کو افریقہ بھیجوں تا آپ مشاہدہ کریں کہ ان لوگوں نے ایمان میں کس قدر ترقی کی ہے۔ یہ یاد کر کے آپ کے جذبات بھر آئے۔ اس عورت کو اپنی گاڑی میں بٹھا لیا، جب ہم بیت پہنچے تو بعض اور عورتیں اور افراد کو دیکھ کر جو بوزوں گاؤں بلکہ اس سے بھی پرے سے آئے تھے۔ مہمانوں کا ایمان تازہ ہوا۔

افتتاح کے لئے مرکزی قافلہ ابھی دو کلومیٹر دور ہی تھا کہ ان کے استقبال کے لئے خدام اپنے مخصوص لباس میں موٹر سائیکلوں پر موجود تھے۔ قافلے کی آمد پر سب نے پر جوش نعرے لگائے اور دو قطار میں پندرہ پندرہ موٹر سائیکل سواروں نے قافلے کو سکواڈ کیا۔ اس ٹیم کے پاس لوائے احمدیت ایک قطار میں اور بینن کا پرچم دوسری قطار میں تھا۔ یہ نعرے لگاتے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے قافلے کو سکواڈ کرتے بیت تک لے گئے۔

گاؤں پہنچ کر افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ قصیدہ کے بعد مکرم امیر صاحب بینن نے مہمانوں کا تعارف کروایا اور مقامی صدر جماعت نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ان کی آمد پر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

اس علاقہ کے بادشاہ جو کہ بفضل اللہ تعالیٰ احمدی ہیں نے اپنی کنگڈم کی طرف جماعت بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے ہمیں عبادت گاہ سے نوازا اور آج ہمارے پاس بیت کے افتتاح کے لئے ایسی عظیم شخصیات کو بھیجا۔ اس موقع پر Zé کمیون کی یوتھ ایسوسی ایشن کے صدر مکرم سودابی کرستوف نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا کہ سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ کا اپنے علاقہ میں بیت کی تعمیر پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس 7 کلومیٹر کے علاقہ میں احمدیوں کو بیت بنا کر دی۔ میں کبھی بیت نہیں گیا مگر آج اللہ تعالیٰ مجھے بیت میں لے آیا۔ میرا یہاں آنا اور آپ کی ایک دوسرے کے ساتھ محبت دیکھنا مجھے گھائل کر گیا ہے۔ میں اس وقت جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ آپ مجھے دینی نام دیں میں آج سے اس نام سے پکارا جاؤں۔

ان کے بعد سیلسٹ چرچ کے نمائندہ اور گاؤں کے چیف نے بھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جماعتی کاموں کو سراہا۔

بعد ازاں حاتم حلمی شافعی صاحب اور مکرم شریف عودہ صاحب نے بھی تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور خطاب کیا۔

آپ کے بعد علاقہ کے چیف نے سب کا شکریہ ادا کیا اور مکرم امیر صاحب نے مہمان حضرات، بادشاہ اور چیف اور نیز سنٹرل مشنری کے ساتھ مل کر فیتہ کاٹا ساری عوام نعرے لگاتی نیز کلمہ طیبہ کا ورد کرتی بیت میں داخل ہوئی۔ جہاں نماز ظہر و عصر ادا کی۔ بعد ازاں مہمانوں اور انتظامیہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ واپسی پر پھر خدام کی سکواڈ ٹیم 2 کلومیٹر تک اس قافلے کو چھوڑنے کے لئے گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بیت اللہ کے ذریعہ اس علاقہ کو ایمان اور اخلاص سے بھر دے۔

☆..................☆..................☆

مخالف کی چالاکی اس پر الٹ گئی

حضرت ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مرحوم بیان فرماتے ہیں کہ

ایک بار میرا ایک پنڈت جی سے مناظرہ ہونے والا تھا۔ اس نے یہ چالاکی کی کہ انگریزی زبان میں ایک تحریر لکھ کر میری طرف بھیج دی کہ پہلے اس کا جواب دو۔ مقصد یہ تھا کہ یہ مولوی انگریزی نہیں پڑھ سکے گا اور شرمندہ ہوگا اور میں لوگوں سے کہہ سکوں گا کہ دیکھو تمہارا مولوی تو میرا لکھا ہوا پڑھ بھی نہیں سکتا۔ یہ مجھ سے بات کیا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص تصرف سے مجھے اس کا توڑ سمجھا دیا۔ میں نے ایک کاغذ لیا اور اس پر عربی زبان میں دو سطریں لکھ کر پنڈت جی کو بھجوا دیں کہ لیجئے یہ آپ کے رقعہ کا جواب ہے۔ پنڈت جی چونکہ عربی نہیں جانتے تھے دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور بولے کہ یہ کیا لکھا ہے؟ میں نے فوراً لوگوں سے کہا ”بھائیو! یہ تو میرا لکھا ہوا پڑھ بھی نہیں سکتا۔ یہ بات کیا کرے گا؟“ پنڈت جی کی چال اللہ تعالیٰ کی تائید سے اسی پر الٹا دی گئی“۔ (ایمان افروز واقعات)

مکرم نوید مبشر صاحب

تہجد کے لئے اٹھنے اور نماز میں توجہ قائم رکھنے کے طریق

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 1916ء کے موقع پر ایک معرکۃ الآراء خطاب میں ذکر الٰہی کی تفصیلات بیان فرمائیں اس خطاب میں حضرت مصلح موعود نے ذکر الٰہی کی مختلف اقسام بیان فرماتے ہوئے ذکر الٰہی کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کیلئے مختلف طریق ذرائع اور فوائد بھی بیان فرمائے۔ تہجد کیلئے اٹھنے اور نماز میں توجہ قائم رکھنے کے طریق اور ذکر کے فوائد خلاصۃً پیش خدمت ہیں۔

تہجد کے لئے اٹھنے کے 13 طریق

اس کا ایک ادنیٰ طریق الارم والی گھڑیاں ہیں۔ اگرچہ اس میں نقصان ہے مگر فائدہ بھی ہوسکتا ہے۔ انسانی سوچ ہے کہ یہ گھڑی مجھے جگا دے گی اس طرح سے اصل نیکی کی طرف سے انسان کی توجہ ہٹ جاتی ہے کہ رات مجھے بیدار ہوکر عبادت کرنی ہے۔ بعض اوقات انسان الارم بند کر کے پھر سست ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات نماز میں نیند آتی رہتی ہے کیونکہ الارم سے بیدار ہوئے تھے ذاتی شوق سے یا اپنے طور پر بیدار نہیں ہوئے تھے۔ ابتدائی طور پر یہ طریق مفید ہوسکتا ہے لیکن یہ کوئی مفید طریق نہیں۔

1- پہلا طریق۔ انسان اگر عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کچھ عرصہ ذکر کر لے تو صبح سے اتنا ہی قبل اس کی آنکھ ذکر کرنے کے لئے کھل جائے گی۔

2- دوسرا طریق۔ نماز عشاء کے بعد انسان کسی سے کلام نہ کرے اور سو جائے۔ حدیث میں بھی رسول کریم ﷺ نے نماز عشاء کے بعد کلام کرنے سے منع فرمایا ہے۔ دفتری یا دینی امور یا کوئی فعل نماز عشاء کے بعد منع نہیں مگر یہ ضروری ہے کہ سونے سے قبل ذکر ضرور کر لے۔

3 - تیسرا طریق۔ نماز عشاء کے بعد انسان سونے سے قبل وضو کر لے۔ اس کا اثر دل پر پڑتا ہے اور اس سے خاص قسم کی چستی اور نشاط پیدا ہوتا ہے۔ نشاط کی حالت میں سوئے گا تو اٹھتے وقت بھی نشاط کی حالت ہوگی۔

4 - چوتھا طریق۔ انسان جب سونے لگے تو کوئی ذکر کر کے سوئے اس کے نتیجہ میں رات کو ذکر کرنے کے لئے پھر اس کی آنکھ کھل جائے گی۔ رسول کریم ﷺ بھی سونے سے قبل آیۃ الکرسی اور تینوں قل پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر سارے جسم پر ہاتھ پھیرتے اور ایسا تین مرتبہ کرتے پھر دائیں طرف منہ کر کے یہ پڑھتے۔

أَللّٰھُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ ......

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشہ)

اسی طرح ہر ایک مومن اس عربی عبارت کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کا ورد کرتا رہے یہاں تک کہ اس کی آنکھ لگ جائے۔

5 - پانچواں طریق۔ سوتے ہوئے کامل ارادہ کر لیا جائے کہ تہجد کے لئے ضرور اٹھوں گا اس طرح پختہ ارادہ کرنے سے انسان سو جاتا ہے لیکن روح بیدار رہتی ہے اور عین اس وقت پر انسان بیدار ہو جاتا ہے۔

6 - چھٹا طریق۔ یہ طریق اس شخص کے لئے ہے جس کا ایمان خوب مضبوط ہو کہ وہ وتروں کو نماز عشاء کے ساتھ نہ پڑھے بلکہ تہجد کے وقت پڑھنے کے لئے رہنے دے اس کے نتیجہ میں نفس سستی نہ کرے گا اور وتروں کی ادائیگی کے لئے آنکھ کھل جائے گی اور وتروں کے لئے اٹھے گا تو ساتھ ہی نفل بھی ادا کرے گا۔

7- ساتواں طریق۔ یہ ایک روحانی ورزش ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد نفل پڑھنا شروع کرے اور اتنی دیر تک پڑھے کہ نیند آجائے اور نیند ایسی آئے کہ برداشت نہ کی جاسکے۔ اس میں وقت زیادہ لگے گا لیکن صبح جلد آنکھ کھل جائے گی۔

8 - آٹھواں طریق۔ جن دنوں میں نیند زیادہ آئے اور وقت پر آنکھ نہ کھلے تو نرم بستر کو ہٹا دیا جائے جیسا کہ صوفیاء کرام کا طریق تھا۔

9 - نواں طریق۔ مغرب سے قبل یا نماز مغرب کے فوراً بعد کھانا کھا لیا جائے۔ بعض اوقات انسان کی روح چست ہوتی ہے لیکن جسم اسے سست کر دیتا ہے اس لئے سوتے ہوئے اگر معدہ پر نہ ہوگا تو انسانی جسم چست رہے گا۔

10- دسواں طریق۔ رات جب انسان سوئے تو جسم کو پاک صاف کر کے سوئے۔ ملائکہ کا صفائی کے ساتھ بڑا تعلق ہے، غلاظت کو ملائکہ ناپسند کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ کوئی بدبودار کھانا رسول کریم ﷺ کے سامنے لایا گیا تو رسول کریم ﷺ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا کہ فرشتے میرے ساتھ باتیں کرتے ہیں انہیں ایسی بدبودار چیزوں سے نفرت ہے۔

11 - گیارھواں طریق۔ بستر پاک صاف ہو۔ بستر کی صفائی اور پاکیزگی روحانیت کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتی ہے۔

12- بارھواں طریق۔ عوام کو اس پر عمل کرنے سے نقصان ہوسکتا ہے لیکن خواص کے لئے نقصان دہ نہیں اور وہ یہ ہے کہ میاں بیوی ایک بستر میں نہ سوئیں رسول کریم ﷺ سوتے تھے لیکن آپ کی شان بہت بلند اور ارفع ہے۔ آپ ﷺ پر ان باتوں کا اثر نہیں ہوسکتا تھا۔ مگر دوسرے لوگوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ جسمانی شہوت کا اثر جتنا زیادہ ہو اسی قدر روحانیت کو کم کر دیتا ہے۔

13- تیرھواں طریق۔ ایسا اعلیٰ طریق ہے کہ نہ صرف تہجد پر اٹھنے میں بڑا ممد اور معاون ہے بلکہ اس پر عمل کرنے سے انسان بدیوں اور برائیوں سے بھی بچ جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سونے سے قبل دیکھنا چاہئے کہ ہمارے دل میں کسی کے لئے کینہ اور بغض تو نہیں ہے اگر ہے تو اسے دل سے نکال دینا چاہئے اس طرح سے روح کے پاک ہونے کی وجہ سے تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق مل جائے گی۔ اس سے یہ بھی ہوگا کہ اگر ایک دفعہ اپنے دل سے کسی خیال کی جڑ کاٹ دی جائے تو پھر وہ آئے گا نہیں دوسرے یہ کہ اس قسم کے خیالات رکھنے سے جو نقصان پہنچتا ہے انسان اس سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

نماز میں توجہ قائم رکھنے کے 22 طریق

شریعت نے نماز میں توجہ قائم رکھنے کے لئے نماز یہ میں کچھ قوانین بتا دیئے ہیں مگر ناواقفیت کی وجہ سے اکثر لوگ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے ان کے علاوہ بھی کچھ طریق ہیں جن سے عام طور پر لوگ ناواقف ہیں اور ان پر کاربند نہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر ایک ایسا مادہ رکھا ہے کہ جب وہ کسی چیز کو استعمال کر رہا ہو اور ساتھ ساتھ اس کا فائدہ بھی سوچتا جائے اور اس پر یقین رکھے تو اسے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

پہلا طریق۔ وضو توجہ قائم رکھنے کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کا ذریعہ ہے۔ لیکن جب وضو کرنے بیٹھو تو ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھو کہ ہم پراگندہ خیالات کے روکنے کے لئے ایسا کر رہے ہیں۔ جب ایسا کرو گے تو نماز میں سکون حاصل ہو جائے گا اور خیالات توجہ کو پراگندہ نہیں کرسکیں گے۔ چونکہ اعصاب کے ذریعہ سے خیالات نکلتے اور پراگندہ ہوتے ہیں اس لئے ان کو قابو میں رکھنے کے لئے وضو کا حکم دیا گیا ہے۔

دوسرا طریق۔ توجہ قائم رکھنے کے لئے دوسرا طریق بیت الذکر میں جا کر نماز پڑھنا ہے۔ جب ایسی جگہ نماز پڑھے گا جہاں صبح شام خدا تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے تو اسے ضرور یہ خیال آئے گا کہ میں خدا کے حضور کھڑا ہوں۔ اس طرح سے آپ کے خیالات فوراً رک جائیں گے۔

تیسرا طریق۔ قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم بھی توجہ کو قائم رکھنے کے لئے بہت ممد اور معاون ہوتا ہے۔ اس طرح سے اس بات کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ میں بھی خدا کی عبادت کیلئے کھڑا ہوا ہوں وہ بڑی شان اور بڑی قدرت والا ہے چنانچہ انسان کے پراگندہ خیالات خدا تعالیٰ کے رعب اور جلال کی وجہ سے دب جاتے ہیں۔

چوتھا طریق۔ رسول کریم ﷺ نے نداء مقرر فرمائی ہے۔ اللہ اکبر سنا کر یہ مطلع کیا جاتا ہے کہ تم خوب سوچ سمجھ کر بیت الذکر آنا کیونکہ تم نے بڑے عظیم الشان خدا کے حضور پیش ہونا ہے خدا کی عظمت اور شان کے رعب کی وجہ سے نماز میں توجہ قائم رہے گی کیونکہ حدیث کے مطابق شیطان کو بھگانے کیلئے نداء دی جاتی ہے۔

پانچواں طریق۔ اقامت ہے یہ بھی خدا تعالیٰ کی عظمت اور شوکت کی طرف متوجہ کرتی ہے اس کے بارے میں بھی حدیث میں آیا ہے کہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

چھٹا طریق۔ صف بندی ہے۔ چونکہ ظاہر کا اثر باطن پر ہوتا ہے اس لئے جسمانی باقاعدگی خیالات میں بھی باقاعدگی پیدا کر دیتی ہے اور انہیں منتشر نہیں ہونے دیتی اور سب لوگ خاموش اور چپ چاپ بادشاہوں کے بادشاہ کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔

ساتواں طریق۔ نیت نماز ہے۔ کیونکہ جب انسان اپنے نفس کو بتا دیتا ہے کہ اس کام کیلئے میں کھڑا ہونے لگا ہوں تو توجہ اس طرف رہتی ہے۔ جب تم نماز پڑھنے لگو تو نماز پڑھنے کا خیال بھی پیدا کر لو جب یہ بات سمجھ لو گے تو تمہارے اندر توجہ پیدا ہو جائے گی۔

آٹھواں طریق۔ نماز باجماعت ہے۔ کیونکہ اس طرح سے خدا تعالیٰ کی عظمت کی طرف متوجہ کرنے والے الفاظ انسان کے کانوں میں پڑتے رہتے ہیں اور اگر کوئی غفلت میں یا دوسرے خیالات میں جانے لگے تو اسے اللہ اکبر یا سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہہ کر ٹھوکر دیا جاتا ہے اس طرح سے امام بار بار مقتدیوں کو توجہ دلاتا رہتا ہے۔

نواں طریق۔ نماز ادا کرنے کے طریق کو ایک ہی حالت میں محدود نہیں رکھا گیا۔ بلکہ مختلف طور پر رکھا گیا ہے۔ حرکت کرنے یا حالت بدلنے سے یعنی قیام، رکوع، سجدہ کرنے سے نماز کی طرف توجہ قائم رہتی ہے۔

دسواں طریق۔ فرائض سے قبل سنن اور نوافل کا ادا کرنا ہے۔ جس طرح سورج نکلنے سے قبل کچھ روشنی ہوتی ہے اسی طرح سے سورج غروب ہونے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک روشنی رہتی ہے۔ مثلاً ایک شخص دفتری وقت ختم ہونے سے قبل اپنے کسی ذاتی کام کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتا ہے اور اگر دفتری کام اہم ہو تو اس کی توجہ اور خیالات دفتری وقت ختم ہونے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک اسی کام کی طرف رہتے ہیں۔ اسی حکمت کی وجہ سے نمازوں سے قبل سنتوں اور بعد میں نوافل یا ذکر الٰہی کو مقرر فرمایا گیا ہے۔

گیارھواں طریق۔ نماز پڑھتے وقت توجہ کو قائم رکھنے کیلئے لفظوں کو آہستہ آہستہ (وقفہ دے کر) ادا کریں۔ یعنی جب تک اس فقرہ کے معانی۔ جو اس وقت پڑھ رہے ہوں۔ ذہن میں نہ آجائیں آگے نہ چلیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہیں کریں گے تو زبان پر الفاظ کوئی اور ہوں گے اور معانی ذہن میں کوئی اور ہوں گے۔ اس لئے قرآن کو آہستہ آہستہ وقفہ دے

کر پڑھنا چاہئے جیسا کہ رسول کریم ﷺ کا کلام کرنے کا طریق تھا یعنی ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے۔

بارھواں طریق۔ وہ طریق ہے کہ جو رسول کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب کوئی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو اپنی نظر سجدہ کرنے کی جگہ پر رکھے۔ آنکھیں بند نہ کی جائیں کیونکہ آنکھیں کھلی رکھنے سے توجہ قائم رہ سکتی ہے۔ جب ایک مومن اپنی نظر کو سجدہ کے مقام کی طرف رکھے گا تو اوّل سجدے کا خیال اس پر غالب رہے گا دوسرے یہ کہ اس طرح سے دوسری حسیں اس کی بند ہو جائیں گی تیسرے یہ کہ بیرونی امور کی اطلاع اس پر بند ہو جائے گی اور مکمل توجہ نماز کی طرف رہے گی۔

تیرھواں طریق۔ نماز پڑھنے والا یہ قصد کرلے کہ نماز میں کسی خیال کو نہیں آنے دوں گا اور مکمل طور پر نیت اور قصد نماز کا ہی ہو۔

چودھواں طریق۔ امام کی قراءت بھی مومن کو بیدار کرتی رہتی ہے لیکن جب اکیلا نماز پڑھے تو بعض آیات جو خاص طور پر خشیت اللہ پیدا کرتی ہیں بار بار دہرائے۔ مثلاً اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔

پندرھواں طریق۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو یہ نیت کریں کہ رکوع تک کوئی خیال دل میں نہ آنے دیں گے۔ رکوع میں جائیں تو یہ نیت ہو کہ کھڑے ہونے تک کوئی خیال دل میں نہ آنے دیں گے۔ اس طرح ہر حالت کے وقت نئی نیت کرلیا کریں۔

سولہواں طریق۔ خیالات کا خوب مقابلہ کیا جائے اور جب کوئی خیال آنے لگے تو فوراً اسے روک دیا جائے۔ ہر ایک بات کے متعلق ایسا ہی کرنے سے خیالات پر قابو حاصل ہو جائے گا۔

سترھواں طریق۔ گھر میں نوافل پڑھے جائیں تو قدرے اونچی آواز میں قراءت کی جائے تاکہ آواز کانوں میں پہنچتی رہے زبان کے ساتھ ساتھ کان بھی ذکر الٰہی میں مصروف ہو جائیں گے۔

اٹھارھواں طریق۔ نیا خیال ہمیشہ نئی حرکت سے پیدا ہوتا ہے اس لئے وہ حرکتیں جو نماز میں کی جاتی ہیں ان کے سوا نماز پڑھنے کی حالت میں کوئی اور حرکت کرنے سے رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ مثلاً اگر بار بار کوٹ کو ہاتھ لگائے گا تو خیالات کوٹ کی طرف اور پھر وہاں سے اَور اَور سمت میں چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ سلام پھیرنے کی آواز کان میں پڑتی ہے۔

انیسواں طریق۔ قیام اور رکوع اور سجدہ کی حالت میں چستی کی شکل رکھنی چاہئے ظاہری چستی کا باطنی چستی پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے تمام حرکات میں چست رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بیسواں طریق۔ کسی رکعت میں کوئی خیال پیدا ہو تو دیکھنا چاہئے کہ کس عبارت کے پڑھتے وقت یہ خیال دل میں پیدا ہوا تھا۔ چنانچہ یہ معلوم ہوتے ہی دوبارہ وہیں سے پڑھنا شروع کردے اس طرح جب نفس دیکھے گا کہ یہ تو میری مانتا ہی نہیں اور خدا کی طرف ہی جھکا جا رہا ہے تو سکون حاصل ہو جائے گا۔

اکیسواں طریق۔ جنہیں لغو خیالات کی عادت ہو انہیں کی نماز میں بھی لغو خیالات آتے ہیں اس لئے شروع دن سے ہی لغو خیالات سے خود کو پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس طرح سے خیالات میں انتشار پیدا نہیں ہوگا اور توجہ قائم رہے گی۔

بائیسواں طریق۔ رسول کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ کے مطابق خدا تعالیٰ کی عبادت اس طرح کی جائے کہ گویا بندہ خدا کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ خیال ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ پس جب یہ نقشہ ذہن میں جمایا جائے تو خدا کی عظمت اور جبروت اور شان انسان کے دل میں بیٹھ جائے گی اور نفس کوئی لغو حرکت نہیں کرے گا۔ اسی لئے نماز کے خاتمہ پر السلام علیکم کہا جاتا ہے کہ انسان کی روح آستانہء الٰہی پر گری ہوئی تھی اور وہ عبادت میں ایسا مشغول تھا کہ گویا اس دنیا سے غائب تھا۔ مومن کو چاہئے کہ وہ ہوشیار ہو کر اپنی نماز کی حفاظت کرے کیونکہ اس وقت وہ خدا کے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔

☆............☆............☆

مکرم محمود احمد صاحب اشرف

آیئے اپنے امام کے خطبات سے وابستہ ہو جائیں

قرآن کریم میں جب یہ آیت نازل ہوئی کہ آنحضرت ﷺ آخرین میں بھی مبعوث ہوں گے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپؐ سے پوچھا کہ یہ آخرین کون ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سوال کے جواب میں حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ جب ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو ایک رجل فارس یا ایک دوسری روایت کے مطابق کچھ رجال فارس ایمان کو ثریا سے واپس لے آئیں گے۔ یعنی ایمان کے حصول کا ذریعہ رجل فارس یا رجال فارس ہوں گے۔

آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اُس کا ایک نمایاں ترین پہلو ایمان کا دلوں سے اُٹھ جانا ہے۔ مادی دولتوں کے انبار تو موجود ہیں مگر ایمان کی دولت سے بحیثیت مجموعی دنیا محروم ہو چکی ہے۔ افراد سے لے کر اقوام تک انسانیت جن مصائب کا شکار ہے وہ درحقیقت بے ایمانی ہی کے شاخسانے ہیں۔ ایمان سے محرومی کی ایسی ہی کیفیت کا ذکر فیض احمد فیض نے اس شعر میں کیا ہے۔

وہ بتوں نے ڈالے ہیں وسوسے کہ دلوں سے خوف خدا گیا
وہ پڑی ہیں روز قیامتیں کہ خیال روز جزاء گیا

اس تاریک دور میں روشنی کی کرن بھی آنحضرت ﷺ کے ارشادات سے ہی پھوٹتی ہے۔ آپ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق وہ رجل فارس دنیا میں آیا۔ اس کا منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ عظیم الشان ہی نہیں تھا بلکہ منفرد بھی تھا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص303)

سیدنا حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد دین حق کا کل ادیان عالم پر غلبہ تھا اور یہ مقصد ہرگز پورا نہیں ہو سکتا تھا جب تک انسانوں کے دلوں کو نور ایمان سے منور نہ کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق آپ کے ذریعے سے ان آفاقی مقاصد کی تکمیل تین صدیوں میں ہونا تھی۔

اس عالمی غلبہ کے لئے ان اسباب اور سامانوں کا ہونا بھی مقدر تھا جن کے ذریعے یہ الٰہی نوشتے پورے ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے بعد قدرت ثانیہ کا قیام اس کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ قدرت ثانیہ کی برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت ایم ٹی اے ہے جو بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ان سب اسباب کا مہیا ہونا اسی لئے ہے کہ ایمان کو ثریا سے لاکر پھر سے دلوں میں قائم کیا جائے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ ایم ٹی اے محض ایک ٹی وی چینل نہیں ہے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی اُس عظیم الشان تقدیر کا ایک حصہ ہے جس کی خبریں خدا تعالیٰ اور اُس کے فرستادوں نے دے رکھی تھیں اور اس سے امام وقت کی شش جہات میں پھیلنے والی صدائے حق محض کسی فرد کسی عالم کی آواز نہیں ہے۔ یہ تو وہ صدائے حق ہے جس کو سننے کی حسرت لیے کروڑوں لوگ دنیا میں آئے اور گزر گئے مگر انھیں ایمان اور روحانیت کی یہ بہار دیکھنا نصیب نہ ہوئی۔ آج جو لوگ اس زمین پر بستے ہیں ان میں سے بھاری اکثریت اس آسمانی آواز کی سچائی اور عظمت کو شناخت نہیں کر سکی۔ وہ دیکھتے ہیں کہ خدا تعالی اور آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہونے والے حقیقی ایمان کی دولت سے محرومی کے باعث ذلت اور نکبت کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتے ہی چلے جارہے ہیں مگر اس روحانی مائدہ کی طرف توجہ نہیں کرتے جو چودہ سو سال پہلے رحمۃ للعالمین ﷺ کی دی ہوئی خبروں کے عین مطابق آسمان سے اترا ہے۔ کون ہے جو آج اس پُرفتن اور پُرمصائب دنیا میں اپنے ایمان کی حفاظت نہیں کرنا چاہتا۔ کون ہے جو ایسے نظام اور اس حصن حصین سے دور ہونے کا متحمل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر دلوں میں خدا نہیں ہے تو پھر یہ دل ضرور شیطان کی آماجگاہ بنتے چلے جائیں گے۔ اگر انسان خدا پرستی کی جنت میں نہیں تو پھر مادہ پرستی کی جہنم میں ہوگا۔ اسی لیے سیدنا حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا۔

’’میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے۔ جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی میں سے حصہ لے گا۔ مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانے کا حصن حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے۔ ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے۔‘‘

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

یہ اللہ تعالی کا ہم پر احسان عظیم ہے کہ تاریکی کے اس دور میں ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود سے عہد بیعت کی سعادت حاصل ہے۔ اس عہد بیعت کی ایک شرط یہ ہے کہ ہم آپ سے ایک ایسا تعلق رکھیں گے جس کی مثال دنیوی تعلقات میں نہ پائی جاتی ہو۔ پس آج ہمارا عہد بیعت ہم سے اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس وجود سے یہ تعلق استوار کرنے کی کوشش کریں جسے خدا تعالی نے جسمانی اور روحانی دونوں اعتبار سے آپ کے وجود کا تسلسل بنایا ہے۔ ہم اور ہماری نسلیں روحانی تربیت کے لئے اس آسمانی نظام سے استفادے کی محتاج ہیں۔ حقیقی روحانیت کی دولت دراصل اسی خدائی نظام سے مل سکتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’خلافت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض دفعہ نصیحت عمل نہیں کر رہی ہوتی لیکن جب خلیفہ وقت کی زبان سے وہی نصیحت نکلتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی اثر پیدا کر دیتا ہے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد2 صفحہ 2)

ایسے عظیم الشان آسمانی نظام سے ہم اگر کسی بھی رنگ میں دوری اختیار کریں گے تو ہم روشنی سے اندھیرے کی طرف حرکت کرنے والے ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد8 صفحہ 191)

پس آج اگر ہم سمعنا و اطعنا کے قرآنی حکم پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ ہم سب سے پہلے پورے اہتمام سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و ارشادات کو پوری توجہ سے سنیں اور پھر ان پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ دنیا کی اصلاح کے لیے اور انسانوں کو مادیت کے اندھیروں سے نکالنے کے لیے کوئی اور آسمانی نظام قائم نہیں ہوگا۔ ہم خدا کی آخری جماعت ہیں۔ پس اللہ تعالی ہمیں اس امام سے وابستہ ہونے اور چمٹ جانے کی توفیق عطا فرمائے خواہ ہمیں اس کی کوئی بھی قیمت ادا کرنی پڑے۔

☆............☆............☆

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

اطاعت خلافت کی برکات

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛

’’اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔‘‘

(النور:57)

یہ آیت سورۃ النور کی آیت استخلاف کے بعد آئی ہے آیتِ استخلاف وہ آیت ہے جس میں خدا تعالیٰ نے مومنین سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں؛

’’جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اسی طرح اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔ گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعت رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے۔ یہ وہی نکتہ ہے جو رسولِ کریم ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ پس فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اس وقت رسول کی اطاعت اسی رنگ میں ہوگی کہ اشاعت و تمکینِ دین کے لیے نمازیں قائم کی جائیں، زکوتیں دی جائیں اور خلفاء کی پورے طور پر اطاعت کی جائے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 367)

قرآن پاک میں خدا تعالیٰ نے متعدد مقامات پر اطاعت کی اہمیت کو بیان بھی کیا اور اس کے نتیجے میں ہونے والے فیوض اور برکات کا ذکر بھی کیا ان میں سے چند آیات درج ذیل ہیں۔

’’اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔‘‘ (آل عمران 133)

’’اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔‘‘

(النور 53)

’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی اگر تم حکام سے کسی امر میں اختلاف کرو تو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اور ان کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو یہ بات بہتر اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھی ہے۔‘‘

(النساء 60)

پس اگر ہم خدا تعالیٰ کے ان احکامات کے مطابق اطاعت کرنے والے ہوں گے تو بلا شبہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر رحم کیا جائے گا اور جو کامیاب ہونے والے ہوں گے نیز ہم ان سب برکات و فیوض کے وارث ہوں گے جو خدا تعالیٰ کسی قوم کو عطا فرماتا ہے۔حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا؛

’’تم پر میری سنت اور خلفاءِ راشدین جو خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کی اطاعت فرض ہے اس طریق کو مضبوطی سے تھام لو اور دانتوں سے اچھی طرح پکڑ کے رکھو۔

(سنن ابو دائود کتاب السنة باب فی لزوم السنة حدیث نمبر 3991)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا؛

’’اگر تم دیکھو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگر چہ اس جرم میں تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 22333)

پھر ایک اور روایت جو کہ حضرت عرفجہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا؛

’’جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تمہارا ایک امیر ہو اور پھر کوئی شخص تمہاری وحدت کو توڑنا چاہے تا کہ تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرے تو اس سے قطع تعلق کر لو اور اس کی بات نہ مانو۔‘‘

(آیات مسلم کتاب الامارۃ باب حکم من فرق حدیث نمبر 3443)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ؛

’’جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امامِ وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔‘‘

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب ملازمۃ المسلمین حدیث نمبر 3441)

حضرت اقدس مسیح موعود خلفاء کے مقام و منصب اور ان کے وجودوں کی برکات کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

’’خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو......خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لیے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لیے تا قیامت قائم رکھے، سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔‘‘

(شہادۃ القرآن ص 57)

قرآن وحدیث اور حضرت اقدس کی تعلیمات میں بات روشن ہوتی ہے کہ خلافت کے ذریعہ انبیاء کے وجودوں کے روحانی فیوض کو جاری رکھا جاتا ہے اور اس لیے ان خلفاء کی اطاعت پر بہت زور دیا گیا اگر اطاعت ہوگی تو خلفاء کی اطاعت کرنے والوں کو بھی ان برکات و فیوض سے حصہ ملے گا جو نبی کی اطاعت سے ملتا ہے۔

ان برکات کا جو خلافت کی اطاعت سے ملتی ہے مکمل ذکر کرنا تو ناممکن ہے لیکن کچھ برکات کا ذکر کرتا ہوں ان برکات میں سے دو عظیم برکات کا ذکر پہلے کرتا ہوں جن کا ذکر خدا تعالیٰ نے آیتِ استخلاف میں فرمایا ہے۔

تمکنت دین

پہلی برکت تو اطاعت خلافت کی برکات میں سے ہے۔ وہ تمکنت دین ہے یعنی اس نظام کے ذریعہ سے دین کو مضبوطی عطا ہوتی ہے۔ اور اس عظیم برکت کا نزول ہم نے اس وقت دیکھا جب حضرت مسیح پاک وفات پا گئے تو مخالفین نے سمجھا کہ اب یہ آواز قادیان سے باہر نہیں جاسکتی مگر وہی آواز دنیا کے کناروں تک جا پہنچی۔ کروڑوں سعید روحوں نے احمدیت قبول کی۔ بیسیوں ممالک میں جماعت قائم ہوئی اور بیسیوں زبانوں میں قرآن کے تراجم شائع ہوئے اور سینکڑوں بیوت الذکر بنائی گئیں۔ کئی سو سکول مختلف ممالک میں بنائے گئے اور ہسپتال اور دعوت الی اللہ کا وسیع نظام ہمیں ملا اور وہ لوگ جو خدا اور اس کے رسول کے بارے میں نعوذ باللہ نازیبا الفاظ کہتے تھے نمازیں پڑھنے والے بنے اور آقا پر درود پڑھنے والے ہو گئے۔ MTA سے یہ آواز دنیا کے کناروں تک پھیل گئی اور پھیل رہی ہے کسی شاعر نے اس برکت کا یوں اظہار کیا ہے۔

تمکنت یہ دین کو دے گا پسندیدہ نظام
خوف کو یہ امن میں بدلے نہیں اس میں کلام

خوف کی حالت کا امن میں بدلنا

حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات پر خوف امن میں بدلا اور پھر اندرونی و بیرونی فتنے اٹھے مگر رفع ہو گئے۔ خواہ وہ مستریوں کا فتنہ ہو یا مصریوں کا فتنہ ہو، 1934ء یا 1953 کے پنجاب فسادات ہوں یا 1974ء کا پرخطر دور ہو یا 1984ء کے حالات ہوں غرض ہر مشکل دور میں خدا نے اس خلافت کی عظیم برکت کا ثبوت دیا اور خوف کو امن میں ہر دور میں بدل دیا۔

وحدت قومی

خلافت کی اطاعت سے ایک اور بہت بڑی برکت وحدت قومی ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت زور دیا ہے اور فرمایا ہے۔

’’تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور پراگندہ مت ہو اللہ کے احسان کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی جس کی وجہ سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔‘‘

(ال عمران)

اور یہ وحدت قومی خلافت کی وجہ سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے یوں فرمایا:

’’تم کو بھی اللہ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ایک کیا۔ پھر اس کے مرنے کے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا۔ اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں نہ پڑو۔‘‘

(بدر 4 جولائی 1912)

امام ڈھال ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا؛

’’امام ڈھال ہے جس کی قیادت اور اطاعت میں دشمن سے لڑائی کی جاتی ہے اور دشمن کے حملوں سے بچا جاتا ہے۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب یقاتل من وراء الامام حدیث نمبر 2737)

ایک حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

’’جو تم میں سے جہنم سے بچنا چاہتا ہے اور جنت کا طالب ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی موت ایمان پر ہو وہ لوگوں سے وہی سلوک کرے جو وہ چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے امام کی بیعت کی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا اسے چاہئے کہ جہاں تک اس کی استطاعت ہے امام کی اطاعت کرے۔‘‘

قوت و طاقت

ایک اور بڑی برکت جو خلافت کی اطاعت

کے نتیجہ میں ملتی ہے وہ قوت وطاقت ہے، یعنی قومی طاقت یکجا ہو جاتی ہے اور ترقی وعروج کا باعث بن جاتی ہے۔

جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ایک موقعپر ''خلفاء خدا ہی بناتا ہے'' کا نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛

''جنابِ الٰہی کا انتخاب بھی ایک انسان ہی ہوتا ہے۔ اس کو کوئی ناکامی پیش نہیں آتی وہ جدھر منہ اٹھاتا ہے ادھر ہی اس کے واسطے کامیابی کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ فضل شفاء نور اور رحمت کہلاتا ہے۔

(الحکم 10 فروری 1901ء)

دعاؤں کا خزانہ

خلافت کی اطاعت کے نتیجہ میں ایک اور بہت عظیم الشان برکت دعاؤں کا سمندر ہمیں میسر ہو جاتا ہے جو ہر دکھ کا مداوا کرتا ہے ہماری مدد کرتا ہے جیسا کہ اس عظیم الشان برکت کا ذکر حضرت مصلح موعود نے یوں فرمایا ہے؛

''تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے''۔

(برکات خلافت ص 156)

نصرت الٰہی کا نزول

خلافت کی اطاعت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات میں سے ایک اور برکت نصرتِ الٰہی کا نزول ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں؛

''وہی خدا اس وقت ملائکہ کے ساتھ تائید کے لیئے آیا آج میری مدد پر ہے اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو سمجھو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔

(الفضل 4 ستمبر 1937 ص 8)

اطاعت کی اعلیٰ مثال اور اس کی برکت

اطاعت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات بہت ساری ہیں اور اطاعت کی مثالیں بھی بہت ہیں مگر ایک اطاعت کی اعلیٰ مثال تحریر کرتا ہوں اور پھر اس اطاعت کے نتیجہ میں جو برکات ملیں بلا شبہ وہ بھی عظیم تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں؛

''اطاعت کی اعلیٰ مثال ہمیں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں اس طرح ملتی ہے کہ جب ایک جنگ کے دوران حضرت عمرؓ نے جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولیدؓ سے لے کر حضرت ابوعبیدہؓ کے سپرد کر دی تھی تو حضرت ابوعبیدہؓ نے اس خیال سے کہ خالد بن ولیدؓ بہت عمدگی سے کام کر رہے ہیں ان سے چارج نہ لیا تو جب حضرت خالد بن ولیدؓ کو یہ علم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی طرف سے یہ حکم آیا ہے تو آپؓ حضرت ابوعبیدہؓ کے پاس گئے اور کہا کہ چونکہ خلیفۂ وقت کا حکم ہے اس لئے آپ فوری طور پر اس کی تعمیل کریں مجھے ذرا بھی پرواہ نہ ہوگی کہ میں آپ کے ماتحت رہ کر کام کروں اور میں اس طرح آپ کے ماتحت رہ کر کام کرتا رہوں گا جیسے میں بطور کمانڈر ایک کام کر رہا ہوتا تھا تو یہ ہے اطاعت کا معیار کوئی سرپھرا کہہ سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ کا فیصلہ اس وقت غیر معروف تھا یہ بھی غلط خیال ہے ہمیں حالات کا نہیں پتہ کس وجہ سے حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ فرمایا یہ آپؓ ہی بہتر جانتے ہیں بہر حال اس فیصلہ میں ایسی کوئی بات ظاہراً بالکل نہیں تھی جو شریعت کے خلاف ہو۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں کہ حضرت عمرؓ کے اس فیصلہ کی لاج بھی اللہ تعالیٰ نے رکھی اور یہ جنگ جیتی گئی کہ اس جنگ میں بعض دفعہ ایسے حالات آئے کہ ایک ایک مسلمان کے مقابلہ میں سو، سو دشمن کے فوجیوں کی تعداد ہوتی تھی۔''

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 164۔163)

پس دیکھئے کہ خلافت کی اطاعت کرنے والوں کو کس طرح خدا نے فتح دی خلافت کی اطاعت کی برکات تو بہت ہیں ان سب کا ذکر مشکل ہے مگر لبِ لباب یہ کہ دین و دنیا کی برکات خدا نے خلافت کی اطاعت میں رکھی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے تم خلافتِ حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی ہمیں اونچا کرے اور اس جہان میں بھی اونچا کرے تا مرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو۔''

(الفضل 23 نومبر 1965ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی خلافت کی عظمت و مقام سمجھنے اور اس کے کماحقہٗ ادب کا پاس کرنے اور کامل اخلاص و وفا سے اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت کی جملہ برکات سے متمتع فرمائے۔'' (آمین)

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

☆............☆............☆

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

اللہ کا سب سے پہلا گھر۔ خانہ کعبہ

کعبہ کے معنی ہیں ایسی ابھری ہوئی جگہ جس کا گرداگرد نشیبی ہو۔ کعبہ اسم بامسمّی تھا۔ کیونکہ اس نشیبی وادی کے درمیان میں صرف یہی ایک ابھری ہوئی عمارت تھی جسے ماحول سے ذرا بلند کر کے تعمیر کیا گیا تھا۔ اسی طرح مربع شکل کو بھی کعبہ کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی یہ نام اس پر صادق آتا ہے۔

سب سے پہلا گھر

خانہ کعبہ کے آغاز اور ابتدائی تعمیر کی تاریخ محفوظ نہیں ہے۔ تاہم قرآن کریم نے اسے سب سے پہلے تعمیر ہونے والا گھر قرار دیا ہے۔ جب فرمایا: سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لئے برکت اور ہدایت کا موجب ہے۔ (آل عمران:97) یہی وہ پہلا خدا کا گھر ہے جو لوگوں کے اکٹھا ہونے اور خدائے واحد کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا۔ نیز یہ کسی خاص طبقہ، سٹائل یا عقائد کے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا۔ اسی طرح یہی وہ بیت اللہ ہے جس میں تمام جہانوں کے لئے برکت اور ہدایت رکھ دی گئی ہے۔ یہی وہ وادی غیر ذی زرع تھی جس میں حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بیوی حاجرہؓ اور کم سن بچے اسماعیلؑ کو لا بسایا تھا تاکہ وہ خانہ کعبہ کے پاس رہیں اور قیام نماز کریں۔ (ابراہیم:38)

خانہ کعبہ کی تعمیر نو

خانہ کعبہ کی تعمیر و مرمت کا کام مختلف ادوار میں ہوتا رہا۔ معلومہ تاریخ میں اس کی تعمیر نو کا پہلا کام خدا کے دو نبیوں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے حصہ میں آیا۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ سے قبولیت کی دعاؤں کے ساتھ اس مقدس کام کو تکمیل تک پہنچایا۔ (البقرۃ:128) گویا خدا کا ایک نبی کعبہ کی تعمیر کا معمار اور مستری تھا جبکہ دوسرا نبی اس کے ساتھ مزدور تھا۔ تب جا کر خدا کا یہ پہلا گھر پھر عبادت کے قابل ہوا۔

حج کا آغاز

اللہ تعالیٰ نے ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ کی ہی ڈیوٹی لگائی کہ وہ خانہ کعبہ میں طواف وقیام اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے اس کی صفائی اور ستھرائی کا اہتمام رکھیں اور آپ کو ہی حکم دیا گیا کہ آپ ایک اعلان عام کے ذریعہ لوگوں کو حج کی دعوت دیں جس کے نتیجہ میں بکثرت لوگ حج کے لئے آئیں گے۔ (الحج:28,27) اس وقت سے لوگوں میں خانہ کعبہ کی زیارت اور حج کا رجحان پیدا ہوا جو آج تک دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

نبیوں کے سردار، وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفیٰ جب مبعوث ہوئے تو خانہ کعبہ میں خدائے واحد کی بجائے سینکڑوں بتوں کی مورتیاں رکھ کر ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ جب آپؐ ایک خدا کی عبادت کے لئے وہاں تشریف لے جاتے تو اہل مکہ آپ کو تنگ کرتے، گالیاں دیتے حتیٰ کہ ایک دن اونٹ کی گندی بچہ دانی آپ پر اس وقت پھینک دی گئی جبکہ آپ خدا کے حضور سجدہ ریز تھے۔ دشمنوں کی انہیں ایذا رسانیوں کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند صحابہؓ کے ساتھ دار ارقم کو اپنا نماز سنٹر بنا کر وہاں نمازیں شروع فرما دیں۔ ذرا اس وقت کا تصور ذہن میں لائیے کہ خدا کے محبوب اور سب نبیوں کے سردار کو، جو حقیقی معنوں میں کعبہ کا حقیقی متولی تھا، اسے اسی کعبہ میں داخلہ کی بھی اجازت نہیں تھی۔ چنانچہ آپؐ اور آپ کے صحابہؓ مکہ میں رہتے ہوئے بھی کعبہ کی زیارت سے محروم کر دیئے گئے تھے۔

دشمنوں کی ریشہ دوانیوں نے آپ کو مدینہ کی طرف ہجرت پر مجبور کر دیا تا کہ آپ اعلائے کلمہ اسلام کا کام جاری رکھ سکیں۔ مدینہ سے آپ 1500 صحابہؓ کے ہمراہ جب حج کرنے کے لئے تشریف لائے تو بھی آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ اور حدیبیہ کے مقام سے ہی آپ صلح کر کے بغیر حج کئے واپس مدینہ تشریف لے گئے۔ جلالۃ الملک شاہ عبدالعزیز سے جب یہ مطالبہ کیا گیا کہ فلاں طبقہ کے لوگوں کو خانہ کعبہ کی زیارت اور حج سے روک دیا جائے تو انہوں نے بہت ہی خوب جواب دیا تھا۔ فرمایا: خانہ کعبہ میرے باپ کا گھر نہیں ہے کہ میں لوگوں کو یہاں آنے سے روکوں۔ بلکہ یہ خدا کا گھر ہے اور خدا کے تمام بندوں کو یہاں آنے کی اجازت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن اور جوانی میں بھی خانہ کعبہ کی تعمیر و مرمت کا کام ہوا جس میں آپ نے بھرپور شرکت فرمائی۔ جب فتح مکہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کو تمام بتوں سے پاک کر دیا اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت اور حج کے لئے اس کے دروازے کھول دیئے۔

☆............☆............☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر120252 میں کشف ربی

بنت نعمت ربی قوم منہاس پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارا سٹریٹ اسلامیہ پارک ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ کشف ربی گواہ شد نمبر1۔ نعمت ربی ولد صوفی بشیر احمد گواہ شد نمبر2۔ وسیم احمد قریشی ولد محمد اکرم

مسل نمبر120253 میں سخی احمد

ولد چوہدری محمد بوٹا قوم اعوان پیشہ ریٹائرڈ عمر69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام پارک۔ عبداللہ ٹاؤن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی ہے۔ (1) پنشن 4100 روپے (2) سیونگ سرٹیفکیٹ 5 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار 300 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ سخی احمد گواہ شد نمبر1۔ شیخ اعجاز احمد ولد شیخ محمد شفیع گواہ شد نمبر2۔ سید مبارک احمد ولد سید مسعود احمد

مسل نمبر120254 میں ثمینہ ناہید

زوجہ دلدار احمد میر قوم .... پیشہ خانہ داری عمر57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 335/4.... ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 2 تولہ 90 ہزار روپے (2) حق مہر 15 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ثمینہ ناہید گواہ شد نمبر1۔ عمیر احمد ولد دلدار احمد میر گواہ شد نمبر2۔ دلدار احمد میر ولد تاجدین

مسل نمبر120255 میں چوہدری نور احمد ناصر

ولد چوہدری محمد عبداللہ قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ عمر75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکور محمد نگر لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان سنت نگر (2) مکان برقبہ 1 کنال (3) زرعی زمین 8 ایکڑ 2 کنال (4) پلاٹ 1 مرلہ اس وقت مجھے مبلغ 40,083 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری نور احمد ناصر گواہ شد نمبر1۔ منصور احمد ناصر ولد چوہدری نور احمد ناصر گواہ شد نمبر2۔ شکور احمد ناصر ولد چوہدری نور احمد ناصر

مسل نمبر120256 میں عائشہ ضیاء

بنت ضیاء الحق قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انکار روڈ۔ اسلام پورہ ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 5 تولہ (2) بینک بیلنس 3 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عائشہ ضیاء گواہ شد نمبر1۔ سلیم اختر ولد محمد یوسف گواہ شد نمبر2۔ سلامت خان ولد امانت خاں

مسل نمبر120257 میں سعیدہ بیگم

زوجہ عبدالمجید قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 4 گرام (2) مکان 1800SQR مالیتی 35 لاکھ روپے (3) ترکہ خاوند 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 8900 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ سعیدہ بیگم گواہ شد نمبر1۔ عقیل احمد ولد نگری ولد فرید احمد گواہ شد نمبر2۔ ظفر اقبال ولد بشیر احمد

مسل نمبر120258 میں غلام محمد بلوچ

ولد حاجی جمعو خان بلوچ قوم بلوچ پیشہ ریٹائرڈ عمر75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ضلع و ملک حیدر آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 80 گز مالیتی 25 لاکھ روپے (2) پلاٹ 84 گز مالیتی 7 لاکھ روپے میر پور خاص (3) پلاٹ 150 گز مالیتی 10 لاکھ روپے مٹھی (4) دکان 2 عدد اس وقت مجھے مبلغ 68 ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ غلام محمد بلوچ گواہ شد نمبر1۔ غلام مرتضٰی بلوچ ولد ماسٹر غلام محمد گواہ شد نمبر2۔ امجد علی ابڑو ولد علی اصغر ابڑو

مسل نمبر120259 میں طاہرہ افضل

زوجہ افضل محمود قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمر کوٹ ضلع و ملک پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 3.25 تولہ (2) حق مہر 40 ہزار روپے (3) ترکہ والدین جائیداد 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ طاہرہ افضل گواہ شد نمبر1۔ چوہدری منیر احمد ذوالفقار ولد چوہدری نذیر احمد گواہ شد نمبر2۔ افضل محمود ولد محمود احمد مبشر

مسل نمبر120260 میں نبیلہ ہاشمی

بنت محمد شریف ہاشمی قوم...... پیشہ خانہ داری عمر47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1-A/49 بخارا ہاؤس ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23 مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 25.25 گرام مالیتی 1 لاکھ 5 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نبیلہ ہاشمی گواہ شد نمبر1۔ محمد احمد رضوان ولد محمد شریف ہاشمی گواہ شد نمبر2۔ احمد عرفان صادق ولد محمد صادق

مسل نمبر120261 میں Fajar Sidiq Ahmaddin

ولد Nur Achmad Maham قوم...... پیشہ ملازمت عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pamulang ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) House (45.Sq.MT)and Land (60.SQ) اس وقت مجھے مبلغ 3,77,000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Fajar Sidiq Ahmaddin گواہ شد نمبر1۔ Saywal Achmadi s/o Swwita Misra گواہ شد نمبر2۔ Bachtiar Husen s/o Husen M. Sutn

مسل نمبر120262 میں Muneer Ahmed

ولد Mohideen قوم...... پیشہ مربی عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک سری لنکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2008ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار سری لنکن روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منیر احمد گواہ شد نمبر1۔ Anis Ahmad s/o Muhammad Ahmad گواہ شد نمبر2۔ Hafeel Khan s/o Suhood Khan

مسل نمبر120263 میں Nizam Khan

ولد Shood Khan قوم...... پیشہ ملازمت عمر52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wattala ضلع و ملک سری لنکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2011ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان نمبر 171/5/14, Padiliyati مالیتی 30 لاکھ سری لنکن روپے اس وقت مجھے مبلغ 26 ہزار سری لنکن روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nizam Khan گواہ شد نمبر1۔ Anis Ahmad s/o Muhammad Ahmad گواہ شد نمبر2۔ Hishamudeen Omer s/o Kamaldeen

☆............☆............☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

6۔اکتوبر 2015ء

12:30 am	صومالی سروس
1:10 am	درس ملفوظات
1:25 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18دسمبر 2009ء
4:15 am	قرآن مجید اور سائنس
5:00 am	World News
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:50 am	الترتیل
6:25 am	Pan African Dinner 2011
7:40 am	Kids Time
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18دسمبر 2009ء
9:15 am	Medical Matters
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
11:40 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
12:30 pm	براہین احمدیہ
1:00 pm	آؤ اردو سیکھیں
1:30 pm	آرٹ کلاس
2:00 pm	سوال وجواب۔19مارچ 1994ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2۔اکتوبر 2015ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
5:40 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Faith Matters
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	Spanish Service
8:45 pm	آؤ اردو سیکھیں
9:15 pm	Persecution of Ahmadies
10:00 pm	براہین احمدیہ
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	World News
11:20 pm	گلشن وقف نو

7۔اکتوبر 2015ء

12:00 am	نور مصطفوی
12:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2۔اکتوبر 2015ء (عربی ترجمہ)
1:25 am	آؤ اردو سیکھیں
1:45 am	آرٹ کلاس
2:15 am	Persecution of Ahmadies
2:45 am	Faith Matters
3:50 am	سوال وجواب
5:00 am	World News
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
6:00 am	یسرنا القرآن
6:30 am	گلشن وقف نو
6:55 am	براہین احمدیہ
7:30 am	آؤ اردو سیکھیں
7:45 am	Story Time
8:05 am	نور مصطفوی
8:35 am	آرٹ کلاس
8:50 am	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9:00 am	Persecution of Ahmadies
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:35 am	الترتیل
12:10 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ 23جولائی 2009ء
1:05 pm	مشاعرہ
2:00 pm	سوال وجواب 4ستمبر 1996ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2۔اکتوبر 2015ء
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18دسمبر 2009ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
8:40 pm	Kids Time
9:25 pm	Faith Matters
10:30 pm	الترتیل
11:05 pm	World News
11:30 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ

درخواست دعا

مکرم عثمان احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔خاکسار کی ممانی محترمہ بشریٰ خالد صاحبہ دارالفتوح شرقی ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

نیلامی برائے سامان

صدر انجمن احمدیہ کے کوارٹر نمبر 95 واقع احاطہ صدر انجمن احمدیہ کا ملبہ فروخت کرنا مقصود ہے خواہشمند حضرات مورخہ 10/اکتوبر 2015ء کو صبح 10 بجے موقع پر آکر ملبہ خرید سکتے ہیں۔

نوٹ:۔نیلامی کی رقم موقع پر ادا کرنا ہوگی۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔اکتوبر

طلوع فجر	4:42
طلوع آفتاب	6:01
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:54

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3۔اکتوبر 2015ء

5:50 am	حضور انور سے جرمن وفد کی ملاقات
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2۔اکتوبر 2015ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:15 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ
2:05 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18ستمبر 2015ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

ضرورت ہے
میٹرک،ایف اے پاس
چند ملازمین کی ضرورت ہے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون:6211538

تمام قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے تشریف لائیں
شبیر ایڈ وائزر اینڈ پراپرٹی ڈیلر
شبیر احمد وڑائچ 0333-9791043
0304-5967101

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

وردہ فیبرکس ڈیزائن 16-2015
کھدر ہی کھدر۔کاٹن ہی کاٹن۔لیلن ہی لیلن بوتیک ہی بوتیک اور سردیوں کی تمام نئی ورائٹی فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔
Fix Price Shop

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا   میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
بیرون ملک کام کرنے والے حضرات کیلئے ہول سیل کی سہولت
ربوہ میں پہلی مرتبہ
کھاڈی کیمرک، نشاط کی ورائٹی، کرزمہ، شیفون، کولیکشن، ماریہ بی شیفون کولیکشن، پیور شموز، ڈیجیٹل پرنٹ، ڈیزائنر لیلن پرنٹ، کامدار فراک، لہنگا + گاؤن۔
تمام فینسی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔ عروسی ملبوسات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
نیوز اہد کلاتھ اینڈ بوتیک/رابطہ نمبر: 047-6213750
0333-9793375
facebook Id - EQAAN collection

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ہرماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر 234-P فیصل آباد فون:041-2622223 موبائل:0300-6451011
ہرماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون:047-6212755,6212855 موبائل:0300-6451011
ہرماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسلام آباد روڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون:051-4410945 موبائل:0300-6408280
ہرماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون:048-3214338 موبائل:0300-6451011
ہرماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون:042-7411903 موبائل:0302-6644388
ہرماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون:063-2250612 موبائل:0300-9644528
ہرماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل:0300-9644528
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کرکے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com